اداریہ

اٹھ کہ ظلمت ہوئی پیدا افق خاور پر
بزم میں شعلہ نوائی سے اجالا کر دیں
شمع کی طرح جئیں بزم گہ عالم میں
خود جلیں دیدہ اغیار کو بینا کر دیں

مملکت خدادادِ پاکستان جو اپنی اساس کے اعتبار سے اسلامی جمہوریہ پاکستان قرار پائی۔ لیکن شومیٔ قسمت اپنے اساسی نظریے کے برعکس یہ مملکت چھیاسٹھ برس بیت جانے کے باوجود اس نام سے آگے نہ بڑھ سکی۔ اس مملکت کے بانی قائد کی مساعی کا جہاں مقصد یہ تھا کہ اسے اسلامی اصولوں وقوانین کی ایک تجربہ گاہ کا درجہ حاصل ہوگا اور اس تجربہ گاہ سے اسلامی ضابطہ حیات کی آبیاری کی جاسکے گی تو وہاں شاعر مشرق اور مفکر علامہ اقبالؒ کی فکر یہ تھی کہ نئی قائم شدہ ریاست کی پارلیمنٹ ایسے افراد پر مشتمل ہونی چاہیے جو قوانین اسلامیہ کی تشکیل نو کر کے امت مسلمہ کو نئی روح اور آکسیجن فراہم کر سکیں۔

لیکن اسلامی نظام حیات کی تجربہ گاہ کے طور پر حاصل کیا گیا یہ ملک مختلف اعتبارات سے طبقاتی تقسیم کا شکار ہو گیا، کہیں یہ تقسیم غربت وامارت سے عبارت ہے تو کہیں سنی وشیعہ سے، کہیں اسے دینی ولا دینی وسیکولر میں تقسیم کیا گیا تو کہیں اسے علم وجہالت کی تقسیم میں دھکیل دیا گیا، کہیں وڈیرہ شاہی نے ڈیرے ڈالے تو کہیں مجبور ومقہور عوام اس کے دامن کا دبہ رہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہاں تو ایک طبقہ کے بھی بیچوں بیچ ایسی ایسی پگڈنڈیاں وجود میں آئیں کہ ان پر براجمان ہونے سے انسان کو گھن آنے لگتی ہے کیونکہ اس کی کوئی قابل فہم وقدر اساس ہی نہیں ہے۔ اسلامی قوانین کے تجربہ گاہ کے طور پر معرض وجود میں آنے والے ملک کا مختلف طبقات کے اندر تقسیم اس کی بقا کے لیے جہاں ایک بڑا المیہ ہے وہیں اس کے حکام اور اہل حل وعقد کے لیے خاص طور پر اور اس کے باسیوں کے لیے عام طور پر یہ دعوت فکر دیتا ہے کہ وہ اس بابت غور کریں کہ تقسیم ہند کے وقت قائم ہونے والا ایک پرامن معاشرہ کیسے دہشت گردی کے عفریت میں مبتلا ہو گیا؟ حالانکہ اسلامی نظریہ حیات ہر لحاظ سے امن وآشتی کا پیامبر ہے۔ اسلامی نظریہ پر قائم ہونے والی یہ مملکت کیسے لاقانونیت کی دلدل میں پھنس گئی؟ حالانکہ اس کی بنیاد ہی عدل وانصاف اور قانون پر ہے۔ قرآنی وحی کو بنیاد بنانے والی قوم کیسے جہالت کے اندھیروں میں بھٹک گئی حالانکہ وحی کا آغاز حصول علم کی ترغیب پر مبنی تھا۔ محمد عربی ﷺ کی تعلیمات پر قائم کیے جانے کی مجوزہ مملکت کیسے احساس محرومی کا شکار ہوگئی؟ حالانکہ محمد عربی ﷺ نے تو یہ احساس محرومی کا شکار انسانیت کو ایک ایسے وقت میں احساس برتری سے ہمکنار کیا تھا جب انسانیت ہر قسم کے وسائل سے محروم تھی۔

ہماری فہم کے مطابق ان اندرونی مسائل کی دو بنیادی وجوہات ہیں ایک جہالت اور دوسری غربت۔ بدقسمتی